

وبائی امراض و کورونا وائرس

رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر

مترجم

حافظ محمد یونس اثری

مقدمہ

مدت العصر علامہ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

الله أكبر
محمد وآله
عليه السلام

وبائی امراض اور وائرس

رہنمائی اور شرعی و حفاظتی تدابیر

مقدمہ
محدث العصر علامہ عبداللہ ناصر حمدانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حافظ محمد یونس نثوی

مدرس: المعهد السلفی کراچی

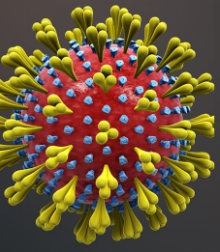
ریسرچ اسکالر: المدینہ اسلامک ریسرچ سنٹر کراچی

ناشر

المکتبۃ الاثریہ جامع مسجد فاطمہ صرافہ بازار کراچی

برائے رابطہ:

+92 346 3956262



مقدمہ

علامہ عبداللہ ناصر رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وبعد

کورونا وائرس جس کی لپیٹ میں تقریباً تمام ممالک آچکے ہیں، یہ ایک آزمائش بھی ہے اور عذاب کی صورت بھی ہو سکتی ہے، اس میں سب سے پہلے اپنے اعمال کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے، ”لَمْ تَطْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَصَّتْ فِي أَسْلَابِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا“^①
یعنی: اگر کسی قوم میں فحاشی ظاہر ہو اور علی الاعلان ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم میں طاعون کا مرض اتار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس قوم کے جسموں میں ایسی دردیں اور تکالیف پیدا کر دیتا ہے جو ان کے آباء و اجداد کے اجسام میں نہیں ہوتی تھیں۔

ان حالات میں اجتماعی طور پر رجوع الی اللہ کی ضرورت ہے، توبہ و انابت کا راستہ اختیار کرنا چاہیے، اس کے ساتھ ساتھ صدق توکل اختیار کرنا چاہیے۔ فرمان الہی ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (الطلاق: 3)

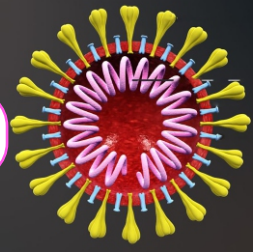
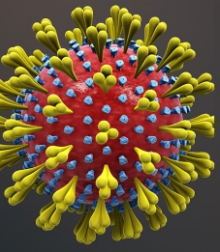
یعنی: جو اللہ پر توکل کرے گا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

صدق توکل یہ ہے کہ جو اسباب اللہ تعالیٰ نے احتیاط، بچاؤ اور پرہیز کے لیے عطا فرمائے ہیں انہیں اختیار کیا جائے، ان اسباب کے اندر جو تاثر کا پہلو ہو اس بارے میں عقیدہ یہ ہو کہ

من جانب اللہ ہے لہذا ان اسباب کو اختیار کر کے وبا سے بچا جاسکتا ہے۔ اس حوالے سے جو اسباب ڈاکٹر بتاتے ہیں، جیسے کثرت سے ہاتھ دھونا، رش والی جگہوں سے پرہیز کرنا، گرم چیزوں کا استعمال اور ٹھنڈی چیزوں سے پرہیز کرنا اور ماسک وغیرہ کا استعمال تو یہ اسباب اپنائے جاسکتے ہیں، یہ اسباب وقائیہ بالکل شریعت کی روح کے مطابق ہیں، اور طبِ نبوی سے بھی وقائی اسباب ملتے ہیں نیز دعاؤں اور اذکار کا معمول بنائیں، جیسے آیت الکرسی، معوذتین و دیگر دعائیں^① اور صبح و شام کے اذکار، اگر انسان ان اذکار کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے قلعہ میں آجاتا ہے، اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ توبہ اور انابت کا راستہ اختیار کیا جائے، نیز گورنمنٹ کی طرف سے جو پابندیاں لگائی جائیں ان کا لحاظ رکھا جائے کیونکہ ایسے احوال میں گورنمنٹ زیادہ بہتر جانتی ہے، اس لیے ان کے احکامات کو قبول کر لینا چاہیے۔ کچھ لوگ ان پابندیوں میں حرج محسوس کرتے ہیں کہ مساجد وغیرہ سے کیوں روکا جا رہا ہے تو یہ حرج شریعت کی رو سے مناسب نہیں ہے، شریعت نے ایسے مواقع پر رخصت دی ہے، ایسے احوال میں بوقتِ ضرورت اگر انسان گھر میں بیٹھے اور گھر میں نماز پڑھے تو ایسا کیا جاسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں اس حوالے سے ایک سادہ سی مثال دیکھیں کہ بارش کے موقع پر شریعت اسلامیہ میں گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے جبکہ بارش اس قسم کی وبا کے مقابلے میں اتنی خطرناک نہیں ہوتی، اس قسم کے وائرس بارش سے بڑھ کر خطرناک ہوتے ہیں یا خطرناک ہونے کا امکان ہوتا ہے، تو جب بارش کے موقع پر دین اسلام کی طرف سے دی گئی رخصت کو قبول کر لیا جاتا ہے اور قبول کر لینا چاہیے تو اس قسم کی وبا کے موقع پر بھی اسے قبول کر لینا چاہیے،

مزید یہ کہ گھر میں رہنے کو بھی فضول نہ سمجھا جائے بلکہ گھر میں رہ کر گھر والوں کی دینی لحاظ سے نگرانی کا حق نبھایا جائے اور ان کی اصلاح پر توجہ دی جائے اور اپنے اعمال کی بھی اصلاح کریں، سلف صالحین کا طرز عمل یہی تھا کہ جب بھی انہیں کوئی تکلیف پہنچتی، کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تو وہ اپنی غلطی تلاش کرتے، امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ بچھونے ڈس لیا تو میں سوچنے لگا کہ مجھ سے کون سی کوتاہی ہوگئی؟

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بصرہ کے محدثین اور فقہاء میں سے تھے، انہیں عمر کے آخری حصہ میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑا تو سوچنے بیٹھ گئے کہ مجھ سے کون سی غلطی ہوگئی بالآخر سوچنے پر یاد آیا کہ چالیس سال پہلے میں نے اپنے بھائی کو مفلس کہہ دیا تھا ممکن ہے کہ یہ اسی کے سبب سے ہو۔ لہذا ہمیں اپنے اعمال کی فکر کرنی چاہیے اس میں اول ذمہ داری حکومت کی ہونی چاہیے، لیکن اس موقع پر ہمارے صدر صاحب نے عوام سے چند منٹ کا خطاب کیا وہ کسی ڈاکٹر کا خطاب تو لگتا ہے لیکن امت مسلمہ کے حاکم یا راعی جس کے دل میں مسلمانوں کے حوالے سے اللہ کا ڈر ہو، اس کا خطاب نہیں لگتا، ان کے لیے اس موقع پر ڈاکٹر اور طبی ماہرین کی طرح احتیاط پر وجہ دلانے سے کہیں زیادہ اہم یہ تھا کہ وہ توبہ کا، رجوع الی اللہ کا درس دیتے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ اسلام میں سن 478 کے احوال میں حجاز، عراق اور شام کی سرزمین پر طاعون کے حملہ کا تذکرہ کیا، نیز یہ بھی تذکرہ کیا کہ جب طاعون پھیل چکا تو اس وقت کے حاکم المتقندی بامر اللہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور توبہ کا درس دیا اور مختلف علاقوں سے آلات موسیقی کو جمع کر کے انہیں توڑا دیا۔ جونہی ان کو توڑا گیا تو یلکنت وہ ساری وبا ختم ہوگئی اور لوگوں کو سکھ کا سانس نصیب ہوا حالانکہ طاعون کی وبا جب حملہ آور ہوتی ہے تو وہ نہ انسانوں کو چھوڑتی ہے نہ جانوروں

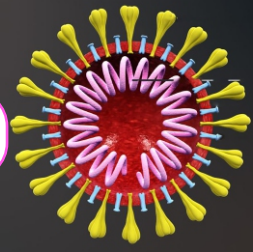
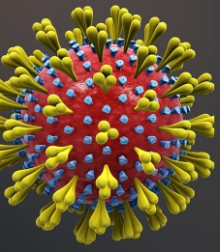


کو، بڑی خطرناک وبا ہوتی ہے، لیکن ہم جب توبہ کر لیں تو اللہ بڑا مسبب الاسباب ہے، اس موقع پر وقت کے حاکم کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ لوگوں کو رجوع الی اللہ اور توبہ کی دعوت دے اور اس موقع پر ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ و انابت کی توفیق عطا فرمائے اور اعمال کی اصلاح کی توفیق دے اور منہج تقویٰ پر قائم فرمادے اور ہم پر رحم فرمادے، ہم سب اس وقت جس وبا میں گھرے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین

کتبہ/عبداللہ ناصر رحمانی

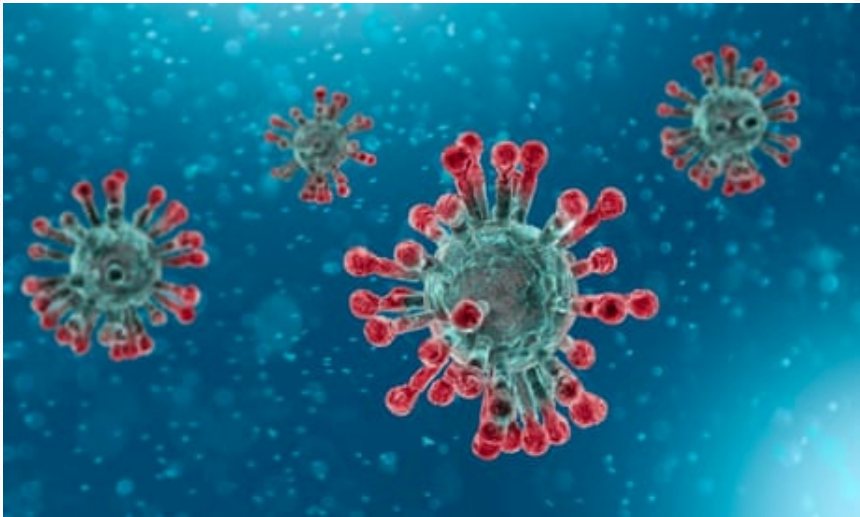
امیر جمعیت اہل حدیث سندھ

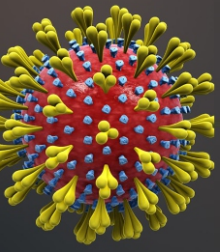
رئیس المعهد السنغی کراچی



وبائی بیماریاں

وبائی بیماریاں وہ بیماریاں ہیں جو انسانوں میں بڑی تیزی سے پھیل جاتی ہیں، مختلف قسم کے جراثیم جیسا کہ بیکٹریا، وائرس وغیرہ ظاہری طور پر ان بیماریوں کے وجود اور پھیلاؤ کا سبب بنتے ہیں۔ ان جراثیم کے انسانی جسم میں داخل ہونے سے قوت مدافعت کمزور ہو جاتی ہے، نتیجتاً انسانی جسم متاثر ہو جاتا ہے اور اس کی توانائی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی وبائی امراض کے پھیلنے میں ہر اس چیز کا کردار ہو سکتا ہے جو ماحول میں ان جراثیم کے پھیلنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ جن میں آلودہ ماحول، آلودہ کھانا پینا، صفائی کا نہ ہونا، رش کا بہت زیادہ ہونا جراثیم کے پھیلنے کا بنیادی سبب سمجھے جاتے ہیں۔





بعض وبائی امراض کا تذکرہ

دنیا بھر میں کورونا وائرس سے پہلے بھی مختلف قسم کی وبائیں یا وائرس وجود میں آئے، جن میں سے چند ایک کا تعارف یہ ہے۔

بیماری کا نام: سارس

♦ علامات: سانس لینے میں دشواری ♦ انفیکشن کے بعد مرنے کے امکانات: 36 فیصد

بیماری کا نام: ذریکا

♦ علامات: جوڑوں کا درد اور جلد داغ خارش ♦ انفیکشن کے بعد مرنے کے امکانات: 20 فیصد

وائرس کا نام: ایبولا

♦ علامات: کمزوری اور بخار ♦ موت کا امکان: 90 فیصد

نام: ماربرگ بخار

♦ ہاضمہ کی پریشانیوں کے سبب 10 دن بعد موت ♦ انفیکشن کے بعد مرنے کا امکان 88 فیصد

نام: نپاہ

♦ ذہنی الجھن کے بعد موت ♦ انفیکشن ہونے کے بعد مرنے کے امکانات: 75 فیصد

نام: کریمیمین گانگو بخار

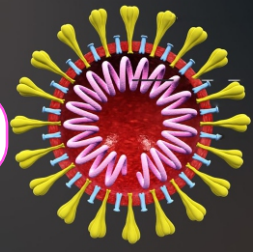
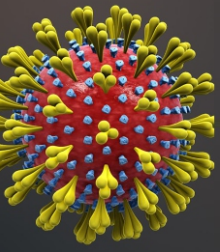
♦ منہ اور ناک سے ٹکراؤ اور خون نکلنا ♦ انفیکشن کے بعد مرنے کے امکانات: 40 فیصد

بیماری کا نام: انفلوئنزا

♦ علامات: جلن اور گلے کی سوزش ♦ انفیکشن کے بعد مرنے کے امکانات: 13 فیصد

بیماری کا نام: کورونا

♦ علامات: سانس کی نالی میں انفیکشن ♦ انفیکشن کے بعد مرنے کے امکانات: 3 فیصد



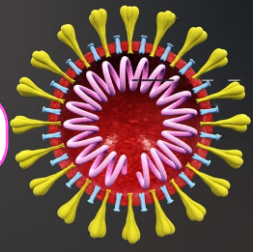
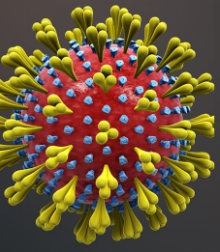
کورونا وائرس کیا ہے؟

کورونا وائرس (covid-19) کا نام دیا گیا ہے اس سے مراد 2019ء میں کورونا وائرس انفیکشن سے پیدا ہونے والا نمونیا ہے۔ یہ انفیکشن لگنے کی عام علامات میں نظام تنفس کے مسائل (کھانسی، سانس پھولنا، سانس لینے میں دشواری)، نظام انہضام کے مسائل (اٹھی، اسہال وغیرہ) اور کل بدنی علامات جیسے تھکاوٹ وغیرہ شامل ہیں۔ شدید انفیکشن کی صورت میں نمونیا یہاں تک یہ مہلک اور جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ یونیسف رپورٹ کے مطابق کورونا وائرس کا سائز 400-500 نانومیٹر قطر ہے، اس وجہ سے یہ کسی بھی ماسک سے نہیں گزر سکتا۔ یہ ہوا میں نہیں پھیلتا کسی چیز پر رہتا ہے اس کی زندگی 12 گھنٹے ہے۔ صابن اور پانی سے یہ دھل جاتا ہے۔ کپڑے پر پڑے تو 9 گھنٹے رہتا ہے، کپڑے دھونے یا دو گھنٹے دھوپ میں رکھنے سے یہ مرجاتا ہے۔ یہ 10 منٹ تک ہاتھوں پر زندہ رہتا ہے۔ ابتدائی مرحلہ میں اس کا نام معلوم نہیں تھا لیکن اب اسے (covid-19) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس بیماری کے باعث ہلاکت کی نسبت تین فیصد بتائی جاتی ہے۔ کرونا وائرس چائنے کے شہر وویان (Wuhan) سے پھوٹنے والی ایک خطرناک وبا ہے، جسے اب عالمی وبا قرار دیا جا چکا ہے۔ وہان کی آبادی 11 ملین ہے، اس وقت اس شہر کے علاوہ آس پاس کے 11 شہر مکمل بند ہیں جہاں پر گھروں سے باہر نکلنے پر بھی پابندی ہے اور اس شہر کا کوئی فرد کسی دوسرے شہر میں بالکل نہیں جاسکتا۔ اس وقت کرونا وائرس کا خوف پاکستان سمیت پوری دنیا پر چھا چکا ہے، اس پر دنیا بھر میں خدشات کے ساتھ ساتھ تحقیق

بھی جاری ہے۔ ہر ایک تحقیق کا حاصل قریباً قریباً یہی ہے کہ اس کے پھیلاؤ کا باعث، حلال و حرام کی تمیز سے ہٹ کر غذا، صفائی ستھرائی کے اسلامی اصولوں سے انحراف اور اصل و مفید تریاتی غذا و ادویات سے پہلو تہی ہے۔ طبی ماہرین کی ایک کثیر تعداد نے اس وائرس کے جنم لینے کی وجہ یہی بتائی ہے کہ حلال و حرام میں تمیز نہ کرنے کی بنا پر اور ایسے جانوروں کا گوشت سرعام بنانے، بیچنے اور کھانے کی وجہ سے اس وائرس کی پیدائش ہوئی ہے۔ اب یہ وائرس عالمی و باہن چکا ہے اور چین سے پھیل کر ایران و افغانستان میں حملہ آور ہونے کے بعد اب پاکستان میں بھی آپہنچا ہے۔ اس سلسلے میں خوف زدہ ہونے یا گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اس کی حفاظتی تدابیر اور طبی و شرعی علاج سے آگاہ ہو کر اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ وائرس بخار، کھانسی، گلے کی سوزش، سانس لینے میں دشواری اور نمونیا کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے اثرات دو سے چودہ دن کے اندر ظاہر ہوتے ہیں۔ سانس کی دیگر بیماریوں کی طرح اس کے اثرات بھی کبھی کمزور اور کبھی سنگین ہوتے ہیں۔ یہ وائرس تھوک اور سانس کے چھوٹے چھوٹے قطرہوں کے ذریعے پھیلتا ہے۔ مثال کے طور پر جب کوئی اس وائرس سے متاثرہ شخص کھانسی کرتا ہے یا آپ کے بہت قریب بیٹھ کر سانس لے رہا ہوتا ہے تو تب یہ اثر انداز ہو سکتا ہے۔

کورونا وائرس کی ابتدائی علامات:

کورونا وائرس کی عمومی یا ابتدائی علامات میں بخار، تھکاوٹ اور خشک کھانسی ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی مریض میں یہ علامات نہ پائی جائیں۔



شدید متاثرہ مریض

بیماری لگنے کے ایک ہفتے بعد سانس کے نظام کے مسائل ظاہر ہونا شروع ہوتے ہیں، جو کہ شدید متاثرہ مریضوں میں جلد ہی بگڑ کر شدید سانس کی تکلیف کی بیماری، نظام انہضام میں ناقابل اصلاح تیزابیت اور خون جمنے میں مسئلے کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ نظام تنفس کے علاوہ نظام انہضام میں ظاہر ہونے والی علامات، متلی، اٹھی، اسہال وغیرہ نظام قلب میں ظاہر ہونے والی علامت: سانس میں دشواری، دھڑکن کا تیز ہونا آنکھوں میں ظاہر ہونے والی علامت: آنکھوں کی جھلی کی سوزش بازوؤں، ٹانگوں اور پیٹھ کے نچلے حصے میں ہلکا درد، ممکن ہے کہ ابتدائی مرحلے میں ان میں سے کوئی علامت بھی ظاہر نہ ہو۔

کورونا وائرس سے بچنے کے لیے شرعی و احتیاطی تدابیر

ڈاکٹر حضرات اور اس مرض پر تحقیق و بحث کرنے والے حضرات جن امور کو اس مرض کے لیے احتیاطی طور پر بالخصوص ذکر کر رہے ہیں، بحیثیت مسلمان ہمیں یہ جان کر خوشی ہوتی ہے اور ایمان میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ امور تو اسلام کی مستقل تعلیمات کا حصہ ہیں۔



آئیے ملاحظہ فرمائیں اور انہیں مستقل زندگی کا حصہ بنائیں۔

1 دن میں بار بار صابن کے ساتھ ہاتھ دھوتے رہیں۔



2 کوشش کیجیے کہ ہر وقت با وضو رہیں اور نمازوں کی پابندی کریں۔

اگر دن میں پانچ بار بھی وضو کیا جائے تو اس موذی وائرس سے محفوظ رہنے کے لیے کافی ہے۔



3 گلے کو خشک نہ رکھیں اور تھوڑی تھوڑی دیر تک پانی پیتے رہیں۔

4 ہجوم والی جگہوں پر نہ جائیں، خاص طور پر ہوٹلوں

اور رش والے چوک چوراہوں پر بیٹھنے سے گریز کریں۔



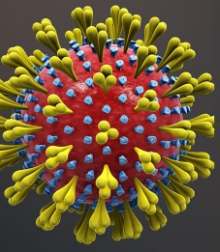
5 غیر ضروری سفر سے اجتناب کریں۔

6 ایسے علاقے اور شہر میں ہرگز نہ جائیں جہاں یہ بیماری پھیل چکی ہو۔

7 اگر آپ بیماری والے علاقے میں موجود ہیں تو وہاں سے مت نکلیں۔

8 گھر سے باہر جاتے وقت، مارکیٹ جاتے وقت اور

سفر کرتے وقت منہ پر ماسک ضرور پہنیں۔



9 نزلہ و زکام والے مریض دوسروں سے میل ملاقات سے اجتناب برتیں۔



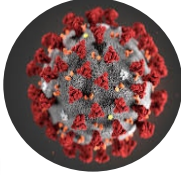
10 بازار کے کھانوں سے جس قدر ممکن ہو سکے پرہیز کریں۔



11 مصالحہ دار اور فرائی فوڈز سے گریز کریں۔

12 گوشت سے پرہیز کریں۔

13 دال، سبزیاں اور پھل زیادہ استعمال کریں۔



14 بیمار جانوروں کو تندرست جانوروں سے الگ رکھا جائے۔

15 کھانے پینے میں حلال و حرام کی ہمیشہ تمیز رکھیں۔ حرام سے



مراد صرف ان جانوروں کا گوشت ہی نہیں ہے جو اللہ نے حرام

قرار دیے ہیں بلکہ حرام ذرائع سے کمایا جانے والا مال اور

کھایا جانے والا رزق بھی اللہ کے اس عذاب کا باعث بن سکتا ہے۔

16 اللہ سے توبہ کیجیے، گناہوں کی معافی مانگیے، اس کی حدود سے



تجاوز مت کیجیے، اس کے قوانین کو توڑنے سے باز آجائیے۔

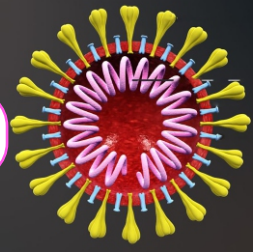
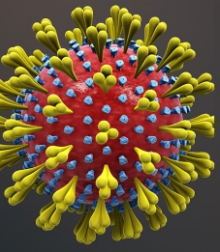
17 ان تمام چیزوں کا کثرت سے استعمال کریں، جو گلے

کے لیے مفید ہوں، جیسے قہوہ، جوشاندہ، ملٹھی، وغیرہ

18 ان تمام چیزوں کا کثرت سے استعمال کریں جو قوت مدافعت کو بڑھاتی ہوں۔

جیسے: شہد، کھجوریں وغیرہ





جید علماء کرام کے اقوال کی روشنی میں احتیاط

شیخ محمد صالح عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیمار شخص اور بیماری زدہ علاقے سے دُور رہنے کا حکم صرف بیماری کے اسباب سے اجتناب کے باعث ہے، اس بیماری کو متعدی ثابت کرنے کے بارے میں نہیں ہے، کیونکہ اسباب کا ذاتی کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن ان اسباب سے بچنا ضروری ہوتا ہے جو بیماری کا باعث بن جاتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

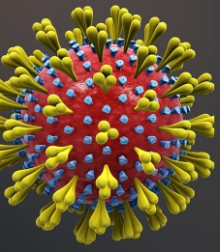
﴿وَلَا تَلْقُوا أَبَايَدِكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾^①

”اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔“

شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیماری کو متعدی قرار دینا دورِ جاہلیت کے اس باطل اعتقاد کو ختم کرنا ہے کہ اشیاء طبعاً متعدی ہوتی ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی چیز طبعاً متعدی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی تصرف ہوتا ہے اور جہاں تک ان روایات کا تعلق ہے جن میں بیماری کے منتقل ہونے کا ذکر ہے تو اس میں بھی صحیح بات یہی ہے کہ اللہ کے حکم اور اجازت کے ساتھ ہی ایک بیماری دوسرے کو منتقل ہوتی ہے، ورنہ بذاتِ خود کسی بیماری میں یہ تاثیر نہیں کہ وہ خود بہ خود کسی کو لگ جائے۔^②

① البقرہ: 195

② مجموع فتاویٰ ابن باز: 28/352



شرعی علاج

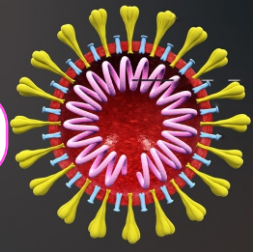
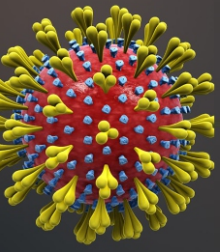
- ❁ شہد کا استعمال کثرت سے کریں۔ کیونکہ اسے قرآن کریم میں شفاء قرار دیا گیا۔^①
- ❁ کلونجی کا استعمال کریں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”کالے دانے (کلونجی) میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔“^②
- ❁ زمزم کے پانی کا استعمال کریں۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”آب زم زم جس مقصد کے لیے پیا جائے، وہ حاصل ہوتا ہے۔“^③
- امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں مکہ مکرمہ میں شدید بیمار پڑ گیا اور مجھے کوئی طبیب وغیرہ بھی میسر نہ ہو سکا، تو میں قرآن کو شفا مانتے ہوئے اپنی مرض کا خود ہی علاج کرنے لگا، میں نے یوں کیا کہ آب زم زم لے کر اس پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور اسے پینے لگا، میں نے یہ عمل بارہا کیا، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مرض سے مکمل طور پر صحت یاب کر دیا۔ پھر میں نے اور بھی بہت سی امراض و تکالیف میں اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بھی افاقہ عطا فرمایا۔ اس کے بعد جو شخص بھی مجھے اپنی کسی بیماری کی شکایت کرتا تو میں اسے یہی نسخہ بتاتا اور بہت سے لوگوں کو شفا یابی ہوئی۔^④

① اہل: 69

② صحیح البخاری: 5688، صحیح مسلم: 2215

③ سنن ابن ماجہ: 3062

④ زاد المعاد لابن القیم: 4/178



وبائی امراض و دیگر آفات سے بچنے کے لیے دعائیں

بیماریاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہی شفاء دینے والا ہے، لہذا ہمیں اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور بحیثیت مسلمان دین اسلام کی طرف سے کی گئی شرعی رہنمائیوں کو اپنانا چاہیے۔ ذیل میں ہم اس حوالے سے کچھ دعائیں ذکر کرتے ہیں جو وبائی بیماریوں (کورونا وائرس وغیرہ) یا دیگر تمام بیماریوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے ایک بہت بڑی نعمت اور مفید چیز ہیں۔

پہلی دعا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُدَامِ وَمِنْ سَائِرِ

الْأَسْقَامِ﴾^①

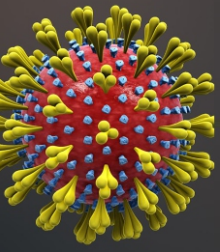
”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برص سے، پاگل پن سے، کوڑھ سے اور بری

بیماریوں سے۔“

دوسری دعا

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ”جس نے (شام کو) تین بار یہ دعا پڑھ لی اسے صبح تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی:

① سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 1554



﴿بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ

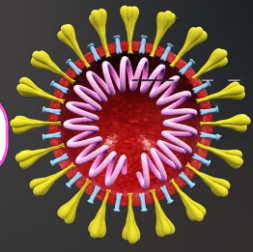
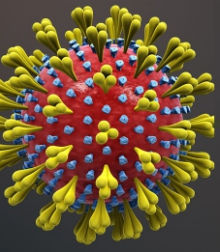
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾

”اللہ کے نام سے، وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں، نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔“ اور جس نے صبح کے وقت تین بار یہ دعا پڑھ لی اسے شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔^①

اس حدیث کے روایت کرنے والے ابان بن عثمان کو فاجح ہو گیا تھا تو ان سے حدیث سننے والا، ان کو تعجب سے دیکھنے لگا (کہ پھر یہ فاجح کیونکر ہو گیا؟) تو انہوں نے کہا: کیا ہوا، مجھے دیکھتے کیا ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں بولا ہے اور نہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا ہے۔ لیکن جس دن مجھے یہ فاجح ہوا میں اس دن غصے میں تھا اور یہ کلمات پڑھنا بھول گیا تھا۔

تیسری دعا:

جناب عبد اللہ بن خمیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک بارش والی اور سخت اندھیری رات میں نکلے، جب کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈ رہے تھے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔ چنانچہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہو“ تو میں کچھ نہ بولا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا ”کہو“ تو بھی میں کچھ نہ بولا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ”کہو“ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کیا کہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور معوذتین



یعنی ﴿قُلْ أَعُوذُ بِتَبَّتِ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِتَبَّتِ النَّاسِ﴾ صبح اور شام تین تین بار یہ کہہ لو، تو ہر چیز سے تمہاری کفایت ہو جائے گی۔^①

چوتھی دعا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ جس نے سورۃ بقرہ کے آخری کی دو آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لئے کافی ہیں۔^②

پانچویں دعا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اس بچھو سے کتنی شدید تکلیف پہنچی جس نے کل رات مجھے کاٹ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم نے جب رات کی تھی، یہ (کلمات) کہہ دیتے:

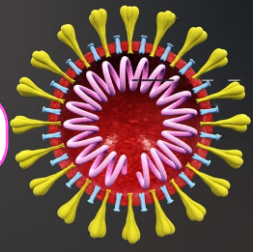
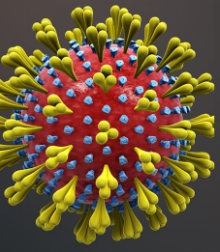
﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾

”میں ہر اس چیز کے شر سے جسے اللہ نے پیدا کیا، اس کے کامل ترین کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔“ تو وہ (بچھو) تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاتا۔^③

① سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 5082

② صحیح بخاری حدیث نمبر: 5051

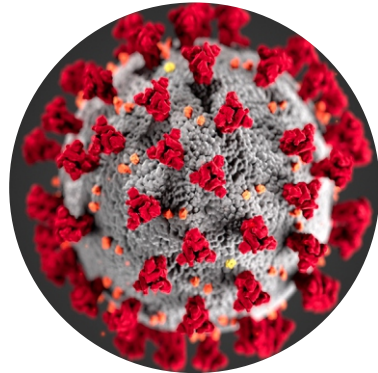
③ صحیح مسلم حدیث نمبر: 6880



بیماری اور مسلمان

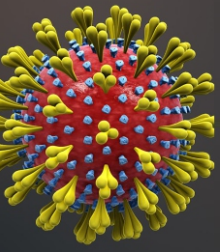
ضروری ہے کہ اس حوالے سے ہم اس بات کو بھی شامل حال رکھیں کہ مسلمان کے لیے ہر حال میں فائدہ ہی فائدہ ہے، اور بیماریاں بھی مسلمان کے لیے گناہوں کے کفارے کا باعث بنتی ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کو جو بھی پریشانی، مصیبت، رنج، دکھ، تکلیف اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چھو کر تکلیف دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بھی اس کے گناہوں کا کفارہ فرمادیتا ہے۔“^①

لہذا صبر کو اختیار کرنا چاہیے، اس کا مزید فائدہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ یعنی ان کا مددگار ہوتا ہے۔^②



① صحیح البخاری: 5642، صحیح مسلم: 2573

② البقرہ، 157



علمائے اہل حدیث کا متفقہ اعلامیہ

کورونا وائرس اور نماز باجماعت و مساجد کے بارے میں احتیاط کی جائز اور ناجائز حدود کے حوالے سے علمائے اہل حدیث کا متفقہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جو کم و بیش 200 علماء کرام کی تائیدات پر مشتمل ہے البتہ علامہ عبداللہ ناصر رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کا اس حوالے سے اضافی نوٹ بھی قابل قدر اور بہت اہم ہے جسے اعلامیہ کے آخر میں ذکر کر دیا گیا ہے یہ اعلامیہ مختلف حصوں پر مشتمل ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

حصہ اول

حکومتی اداروں اور مساجد کی انتظامیہ کے لیے

حکومتی اداروں اور مساجد کی انتظامیہ کا فرض ہے کہ پریشانی کے اس ماحول میں:

- ① مسلمانوں کا مورال بلند رکھیں، ایمان و یقین اور اللہ تعالیٰ پر توکل کا درس دیں۔ ذکر، اذکار اور انفرادی دعاؤں پر زور دیں۔ اور یہ سمجھیں کہ ایسی آزمائشیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں۔
- ② مساجد کی صفائی ستھرائی اور دیگر حفاظتی و احتیاطی تدابیر پر خصوصی توجہ دیں۔ ”أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنْتَظَفَ وَتُطَيَّبَ“^①

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلے میں مسجدیں بنانے، انہیں پاک صاف رکھنے اور خوشبو سے بسانے کا حکم دیا ہے۔۔

③ کسی بھی صورت میں اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اللہ کے گھروں کو بند کرنے کا نہ سوچیں جیسا کہ بعض ممالک میں یہ اجتہادی غلطی سرزد ہو چکی ہے۔ یہ مساجد تو رحمت کے دروازے ہیں اور امیدوں کے مراکز۔ صحابہ کرام اور تابعین وغیرہم کے زمانے میں طاعون اور کثرتِ اموات جیسے مصائب میں ان کا تعامل مساجد سے لگاؤ اور تمسک تھا نہ کہ انھیں بند کرنا صحت مند افراد پر مساجد کے دروازے بند کرنا بدترین ظلم ہے جو قطعاً جائز نہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا﴾

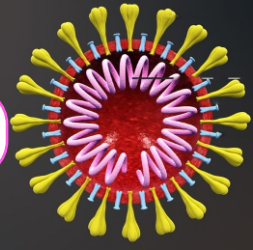
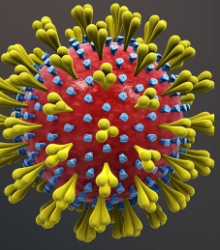
”اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام کا ذکر کئے جانے کو منع کرے اور ان کی ویرانی کی کوشش کرے۔“①

④ مساجد کو اپنی ملکیت نہیں سمجھیں، یہ خالصتاً اللہ کے گھر ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾② ”اور یہ کہ مسجدیں (خاص) اللہ کی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔“

⑤ فرض نمازوں اور نماز جمعہ کے علاوہ دیگر اوقات میں مقامی حالات کے مطابق امن عامہ اور صحت کے لیے مساجد کو بند کیا جاسکتا ہے اور اس کا جواز موجود ہے، لیکن جبراً مساجد کو کلیتاً بند کروا دینا، اور نمازوں کے اوقات میں نمازیوں کو مساجد میں جانے سے منع کرنا، ناجائز اور حرام ہے۔

① البقرہ: ۱۱۴

② الحج: ۸۱



حصہ دوم

عوام الناس کے لیے

① کورونا وائرس کے کنفرم مریض: جو لوگ کورونا وائرس کے کنفرم مریض ہیں، ان کے لئے گھر میں نماز ادا کرنا چاہیے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”لَا يُورَدَنَّ مُمْرَضٌ عَلٰی مُصِحِّحٍ“، ①

”کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں بالکل نہ لے جائے۔“

جب صحت مند اونٹوں کی حفاظت کے پیش نظر بیمار اونٹوں کو ریوڑ میں لانا جائز نہیں تو انسانی جان کی حفاظت اس سے کہیں زیادہ محترم اور مقدم ہے، اس لیے وبائی مرض سے متاثر افراد نماز باجماعت میں شامل نہ ہوں۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: جس نے اس درخت (لہسن) میں سے کھایا ہو، وہ شخص ہمارے پاس ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور لہسن کی بدبو سے ہمیں اذیت نہ پہنچائے۔ ②

اس حدیث کے مطابق لہسن کی بدبو کی وجہ سے مسجد میں آنا منع ہے جب تک منہ سے بدبو ختم نہ ہو۔ اس لئے جو لوگ کورونا وائرس سے متاثر ہو چکے ہیں یا ان میں متاثر ہونے کی علامات پائی جا رہی ہیں، انہیں مساجد میں آنے سے اجتناب کرنا چاہئے، جب تک کہ ڈاکٹرز انہیں کلیئر نہ کر دیں، کیونکہ وائرس کو پھیلانے کا نقصان بہر صورت لہسن کی بدبو سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ثقیف

① صحیح البخاری: ۵۷۷۱

② صحیح مسلم: ۵۶۳-۵۶۵

کے وفد میں کوڑھ کا ایک مریض بھی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیغام بھیجا: ہم نے (بالواسطہ) تمہاری بیعت لے لی ہے، اس لیے تم (اپنے گھر) لوٹ جاؤ۔^①

② کورونا وائرس کے مشتبہ مریض: ایسے افراد جو کورونا وائرس کی علامات یا سابقہ کسی بیماری کی بنا پر خائف ہوں اور خطرہ محسوس کرتے ہوں کہ باجماعت نماز اور جمعہ میں حاضری سے مجھے نقصان ہو سکتا ہے یا میری وجہ سے کسی اور کو تکلیف ہو سکتی ہے تو ایسے شخص کے لیے مندرجہ ذیل حدیث کی بنا پر باجماعت نماز اور جمعہ میں حاضری سے رخصت ہے: ”عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ“^②

”سیدنا ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ نقصان پہنچایا جائے، نہ ہی خود نقصان اٹھایا جائے۔“

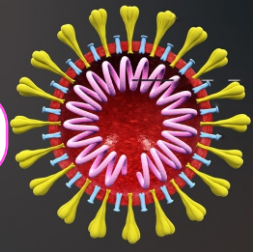
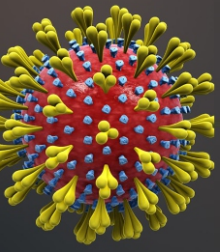
③ بچے، بوڑھے اور عمومی مریض: چھوٹے بچے، معمر و ضعیف بزرگ اور دیگر امراض میں مبتلا افراد کے لئے بھی مسجد میں حاضری سے رخصت ہے۔

④ حکومتی ہدایات پر عمل: حکومت اور بالخصوص محکمہ صحت کی طرف سے جاری کردہ احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا انسب ہے۔ لہذا حکومتی ہدایات کے مطابق ان دنوں میں عوامی اجتماعات، محافل اور کانفرنسز سے احتیاط کریں، کیونکہ یہ سب نقلی کام ہیں اور ان کو عارضی طور پر روکنے میں کوئی حرج نہیں۔

کم و بیش 200 علماء کرام کی طرف سے یہ متفقہ اعلامیہ جاری کیا گیا، ان میں سے چند کبار علماء

① صحیح مسلم، کتاب السلام، باب اجتناب الجذوم، حدیث: ۲۲۳۱

② سنن ابن ماجہ، ۲۳۳۱، صحیح



کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

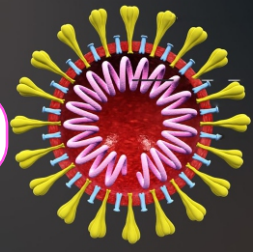
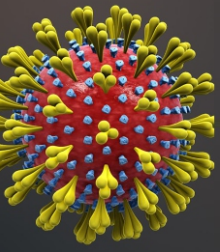
- 1) فضیلۃ الشیخ محمد رفیق اثری رحمۃ اللہ علیہ (جلالپور)
- 2) فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد رحمۃ اللہ علیہ (میاں چنوں)
- 3) فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد)
- 4) فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)
- 5) فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد)
- 6) فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالحنان زاہد رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد)
- 7) فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)
- 8) فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر خلیل الرحمان لکھوی رحمۃ اللہ علیہ (کراچی)
- 9) فضیلۃ الشیخ محمد یونس بن محمد یعقوب بٹ رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد)
- 10) فضیلۃ الشیخ خالد مرچالوی رحمۃ اللہ علیہ (گوجرانوالہ)

علامہ عبداللہ ناصر رحمانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا موقف

شیخ محترم رحمۃ اللہ علیہ سے جب ان کا موقف جاننے کے لیے ان سے رابطہ کیا گیا تو اس موقع پر شیخ محترم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا اسے ملخصاً تین نکات میں پیش کیا جا رہا ہے۔

1) شیخ محترم رحمۃ اللہ علیہ اعلامیہ کے اکثر حصے سے متفق ہیں۔

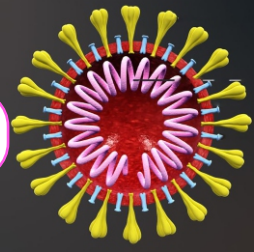
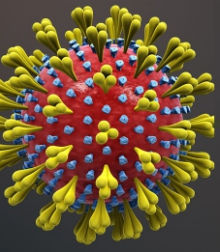
2) اعلامیہ میں عرب ممالک کا تذکرہ اور بعض آیات کو اس انداز میں پیش کیا جانا کہ ان کے اس عمل کو بدترین ظلم قرار دیا جائے اور ان آیات براہ راست ان پر منطبق کیا جائے یہ انداز غیر



مناسب اور سراسر زیادتی ہے، جس اتفاق نہیں کیا جاسکتا، البتہ زیادہ سے زیادہ اسے اجتہادی خطا قرار دیا جاسکتا ہے لیکن ان پر طعن کا جواز باقی نہیں رہتا کیونکہ اجتہادی خطا کی صورت میں مجتہد ایک اجر کا مستحق ہے نہ کہ طعن و تشنیع کا، بالخصوص جب مقصود بھی انسانی جانوں کا تحفظ ہو۔

3 شیخ محترم اضافی نوٹ کے طور پر یہ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ بفرض محال انتہائی خطرناک صورت حال میں اگر حکومت وقت جزوی یا عارضی طور پر مساجد کو بند کرنے کا فیصلہ کرے تو جس طرح ہمیں ہر معاملے میں حکومت کی پیروی کا حکم ہے، اس موقع پر بھی حکومت کی اطاعت کرتے ہوئے جو کہ معصیت کے کام میں نہیں بلکہ انسانی جانوں کے تحفظ ہی کے لیے ہے، حکومت کے اس اقدام کو صحیح جانتے ہوئے تسلیم کریں گے۔ حکومت کے اس اقدام کو صحیح کہنے کی دوسری اہم ترین وجہ یہ بھی ہے کہ حکومت عوام کی بہ نسبت زمینی حقائق سے زیادہ واقف ہے اور زیادہ وسائل بھی رکھتی ہے، حکومت کے مقابلے میں ہماری معلومات اور وسائل انتہائی ناقص ہیں۔

بجائے اسکے کہ لہذا ناقص بنیادوں پر حکومتی اقدامات کی نفی نہیں کی جائے ان پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی معاونت کرنی چاہیے۔



حکومت کی طرف سے قائم کردہ ہیلپ لائن

کورونا وائرس کے بارے میں معلومات یا اس سے متعلقہ علامات پائی جانے کی صورت میں درج ذیل ہیلپ لائن پر فوری طبی امداد کے لیے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

Website:

www.covid.gov.pk

CONTACT

Ministry of National Health Services
Regulations & Coordination,
3rd Floor Kohsar Block, Islamabad
+92-51-9245746

SINDH GOVT HELP LINE

1166

021 99204452 , 99206565

0316 0111712

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا بیماری کو متعدی قرار دینا دورِ جاہلیت کے اس باطل اعتقاد کو ختم کرنا ہے کہ اشیاء طبعاً متعدی ہوتی ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی چیز طبعاً متعدی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہر تصرف ہوتا ہے اور جہاں تک ان روایات کا تعلق ہے جن میں بیماری کے منتقل ہونے کا ذکر ہے تو اس میں بھی حق امر یہی ہے کہ اللہ کے حکم اور اجازت کے ساتھ ہی ایک بیماری دوسرے کو منتقل ہوتی ہے، ورنہ بذاتِ خود کسی بیماری میں یہ تاثیر نہیں کہ وہ خود بہ خود کسی کو لگ جائے۔

(مجموع فتاویٰ ابن باز: 28/352)

(طباعت کے خواہشمند حضرات رابطہ فرمائیں)

کمپیوٹر لے آؤٹ

محمد امین شگری 03042 5009800